

سیرت مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ضرورت و اہمیت

قرآن مجید میں ارشاد ہے :-
 "بَشِّرْهُمْ فِي شَرِّ مَا كَانُوا يُفْعَلُونَ"
 کہ یہ رحمة العالمین بنائے ہوئے ہیں۔"

"شک آپ ﷺ کو دینا کے لیے اسوۂ حسنہ (بہترین)
 نمونہ بنا دیا گیا ہے۔"

دنیا کے تمام مسائل چاہے وہ کسی بھی شعبہ زندگی سے
 تعلق رکھتا ہو آپ ﷺ کی زندگی سے رہنمائی حاصل
 کر سکتا ہے۔

مطالعہ سیرت مصطفیٰ ﷺ کی دینی ضرورت ہے۔

دین اسلام کی تعلیمات

بتیاری طور پر قرآن اور سنت پر مشتمل ہیں قرآن جو حضور ﷺ

کے بیان مبارک سے ثابت ہوا اور سنت حقو رکے عمل مبارک سے

ثابت ہے گو یاد دین مالور وجود حضور اکرم ﷺ

کی ذات اُرفی اور سیرت مقدسہ سے ثابت ہے جسے کہ حقو

اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ محبت و اطاعت الہی کی

واحد عملی صورت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"جو حقو کی اطاعت کرتا ہے وہ صبر بھی اطاعت کرتا ہے"

مقبول باقاعدہ ریاست و مملکت، سیاسی مرکزیت اور دستور و قانون کا کوئی تصور ہی نہ تھا۔

سیرت مصطفیٰ ﷺ کی تنظیم و انتظامی اہمیت و ضرورت

۲ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطہ عرب میں جو دستور مملکت اور نظام حکمرانی مرتب کر دیا وہ آپ ﷺ کے حسن نظم کی تابندہ مثال ہے۔ صحاح اور مصنف مدینہ نے ریاست کو نہ صرف سیاسی و اقتصادی اسبقیہ قائم فرمایا بلکہ تمام طبقات "امن بقرائے پابھی" کے اصول میں پروئے گئے اور ملک میں کوثر سیاسی وحدت وجود میں آگئی امور داخلہ و نظام نافذ ہو ا پولیس کے نظام کی ابتدائی صورت وضع ہوئی اور خارمہ بالسی وجود میں آئی

سیرت مصطفیٰ ﷺ کی جنگی و دفاعی اہمیت و ضرورت

۳ حضور ﷺ کی دس سالہ صرتی خدمت میں 83 کے قریب غزوات ہوئے مگر اس پوری جنگی و دفاعی زندگی میں کفار کے چند سو آدمی ہی مارے گئے چونکہ ان غزوات کے سبب سالانہ حقوق اکرم ﷺ کے جو رحمة العالمین ہیں آپ ﷺ نے حیات میں جو فتوحات حاصل کیں قائم ہوا اگلی پچھلی تاریخ میں اسکی کوئی مثال نہیں ملتی چونکہ حضور ﷺ نے جنگی حکمت عملی کے وہ عظیم الشان اصول متعارف فرمائے جو کہ ایک عالم تربیتی بیعت یافتہ فوجی کمرل بھی عملاً ان حالات میں انجام نہ دے سکے۔

سیرت مصطفیٰ کی تاریخی ضرورت و اہمیت

حقوق الرمرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی سیرت طیبہ کی ضرورت و اہمیت طالب علم کی تاریخی بھی ہے جس کے باعث ۲۵۰ تک تلامذہ نے اور انسانیت اس سے نا صرف رہنمائی حاصل کرتی ہے بلکہ ابد الابد تک روشنی کے لیے اس کی ضرورت محسوس کرتی رہے گی

حقوق کی ثبوت و رسالت تمام چیزوں اور تمام مخلوقات کے لیے یکساں ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا دائرہ ملک کسی خاص علاقہ، ملک آبادی یا طبقہ کے لیے محدود نہیں بلکہ

سب اقوام و اہل جن کے ہیں۔
حقوق کی شخصیت و سیرت ہر لحاظ سے جامع مکمل اور ہر گزیر انفرادی سطح سے بلکہ بین القوامی سطح تک سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سرگوشہ و جلوہ مطلوب ہدایت اور غوثہ کامل ہے اب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخی و احادیث کی جامعیت شخصیت میں

"بے شک ہم نے یہ ذکر مبارک (قرآن) نازل فرمایا ہے اور یقیناً ہم ہی اسکی حفاظت میں ہیں"

سیرت مصطفیٰ کی سیاسی و ریاستی اہمیت

سیاسی کے

طالب علموں کے لیے بالخصوص اور دیگر تمام اہل فکر و نظر کے لیے بالعموم حقوق صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ حقوق صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وطن مکہ سے ہجرت فرماتے کے بعد مدینہ طیبہ میں اسلامی ریاست قائم فرمائی اور یہ سب کچھ اس صلابت سے شروع کیا جہاں سے

سیرت مصطفیٰ کی انسانی و اخلاقی اہمیت و ضرورت

۲۱ اقبال رحمہ اللہ کی سیرت یا قرآن کے اس انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ
 "شک آپ ﷺ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی)
 آداب قرآنی معجزوں اور اخلاق الہیہ سے متصف ہیں" (اقلام: 7)
 جن بستی کی سیرت طیبہ کو اللہ عظیم ہو کر اپنی تبار سے عظیم خلق
 کہہ دیا ہے ان کی سیرت کی عظمت انسانی عقل و فہم میں
 نہیں آسکتی۔ حقور صرف اخلاق کے معاملہ میں ہی ہے بلکہ
 سب سے بڑا اپنی لطیف تعلیم پر خود عمل فرماتے تھے۔ قرآن
 پر جس قدر حکم فرماتے خود اس سے زیادہ انجام دیتے
 اسی طرح آپ ﷺ کا کردار ایک باب شویر، ایک
 شیریں، ایک بھلا، ایک دوست اور فاجر الغرض
 پر حیثیت سے اخلاق کی اعلیٰ اقدار سے معمور ہیں۔ کہ تمام
 کام فرین اور مشرکین باوجود عداوت و کھلی مخالفت
 کے آپ کو ہمیشہ مبارق و امیں کے لقب سے یاد کرتے

سیرت مصطفیٰ ﷺ کی ثقافتی اہمیت و ضرورت

نبی اکرم ﷺ

۲۲ عرب میں ایک عہد ثقافت متعارف فرمائی جس میں ہر
 طرح کے انسان کو عزت و محبت دی گئی۔ متبل از اسلام،
 عورت کو حقیر سمجھا جاتا، بیٹی کو زندہ جلا یا دفن دیا
 جاتا لیکن حقور ﷺ کی تشریف آوری نے اس
 جا پلان ثقافت کو تبدیل فرمایا۔ اس طرح برسرہ حالت
 میں طوافِ کعبہ کرنا، شراب، جوا، حرام طکاری بھی

عرب کے دستور میں شامل کرتی ہیں آپ ﷺ نے
اس دستور کو بدل دیا اور صیغہ ثقافت صفا و فرائض

سیرت مصطفیٰ ﷺ کی سماجی اہمیت و ضرورت ہے
آپ ﷺ

نے حقوق عرب میں بی پورے صحابہ کے کو ایک عادلانہ نظام
اور اعلیٰ اقدار سے آراستہ فرما دیا معاشی اعتبار سے تقسیم
و گردش دولت کا خیال صحیح و خوب صورت نظام نافذ فرمایا
جس سے ارتقاء دولت (دولت کے ایک جگہ ارتقاء) کے امکانات
تک فہم ہو گئے مثلاً تقسیم وراثت، خرید و بیع، ہرم و سود
حکم اتفاق، سرمایہ دولت، ہرز کوہ و عشر کے محمولات وغیرہ